سوال

(828)ایسی عورت جوخاوندکی اجازت کے بغیر گھر سے چلی جائے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت بلااجازت شوہر کے گھر سےاپنے والد کے ہاں چلی گئی ہے اورچھ ماہ سے وہیں ہے اورعذربھی کوئی (شرعی) نہیں ،اور صلح کرانے والے بھی کامیاب نہیں ہوسکے۔اس کاکہنایہ ہے کہ وہ اپنی سوتن سے دکھ میں ہے۔اس نے شوہر سے ٹیلی فون پربھی بات کرنے سے انکارکیا،اس لیے کہ اپنے بھائی سے اجازت نہیں لی۔ایسی عورت کاکیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ عورت "ناشزہ"یعنی اپنے شوہر کی نافرمان ہے۔اگراسی حالت میں فوت ہوگئی توایک کبیرہ گناہ کی حالت میں مرے گی اورپھر اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی کہ چاہے توعذاب دے اور چاہے تومعاف فرمادے۔اورعورت کواس بات پر شوہر سے اختلاف کاکوئی حق نہیں ہے کہ اس نے دوسری طرف سے شادی کرلی ہے۔یہ توصحیح ہے کہ سوتن پن کی غیرت سے کوئی بھی عورت محفوظ نہیں ہے،اس مسئلے سے امہات المومنین بھی دوچار تھیں،لیکن ان کی غیرت نے انہیں کسی باطل اورگناہ میں داخل نہیں کیا تھا۔بہرحال اس عورت کوچاہیئے کہ اپنے شوہر کے گھرلوٹ آئے۔اوراس کے بھائی کوبھی چاہیئے،اگروہ اللہ اورآخرت کے دن پرایمان رکھتا ہے،کہ اپنی ہمشیرہ کوآمادہ کرے کہ وہ اپنے شوہر کے گھرچلی جائے، اوروہ اس کی اس نافرمانی میں اس کامددگارنہ بنے۔

صحیح حدیث میں آیا ہے،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ عیہ وسلم نے فرمایا:

لَيسَ مِنَّا مَن خَبَّبَ امرَأَةً عَلَى زَوجِهَا

‘‘وہ آدمی ہم سے نہیں ہے جوکسی عورت کواس کے شوہر کے خلاف ابھارے۔’’(سنن ابی داود،کتاب الادب،باب فیمن خبب مملوکا،حدیث:5170وکتاب الطلاق،باب فیمن خبب امراۃ،حدیث:2175ومسنداحمد بن حنبل:397/2ومسندابی ھریرۃ۔)

سواس خاتون کوچاہیئے کہ اپنے شوہر کے گھرلوٹ جائے۔اگریہ اس سے انکاری ہوتویہ"ناشزہ(نافرمان)قرارپائے گی۔

اورآپ کو(شوہرکو)چاہئے کہ اس کاخرچہ بند کردو،تاہم وہ قاضی کی طرف رجوع کرسکتی ہے۔اگرقاضی نے اسے طلاق دے دی اورپھر کسی اورسے نکاح کیا تو(یقینا)ایک بڑی مصیبت میں پڑے گی۔جبکہ اس نے ایک ایسی عدلت کی طرف رجوع کیا ہے جواللہ کی نازل کردہ شریعت کے برخلاف فیصلے کرتے ہیں۔خیال رہے کہ امام احمد رحمہ اللہ اجازت دیتے

ہیں کہ بیوی کو حق ہے کہ عقد نکاح کے وقت شرط کر سکتی ہے کہ یہ شوہر اس پر دوسری عورت سے نکاح نہیں کرے گا۔ مگر جمہور ائمہ کرام اس شرط کو باطل قرار دیتے ہیں۔ بہر حال اگر اس نے شوہر سے اس بابت شرط کی ہو جیسے کہ امام احمد رحمہ اللہ کا مذہب ہے، تو اس سبب اسے حق ہو گا کہ اپنے شوہر سے علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ مگر مسند احمد اور سنن میں یہ صورت مروی ہے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ (سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، حدیث: 2226 وسنن الترمذی، کتاب الطلاق، باب ما جاء فی المختلفات، حدیث: 1187 وسنن ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب کراھیۃ الخلع، حدیث: 2055۔)

’’اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے بغیر کسی واقعی سبب کے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔‘‘

المختصر میری آپ کو (شوہر کو) یہ نصیحت ہے کہ اسے طلاق دے دو۔ چونکہ وہ "ناشزہ" ہے اس لیے اگر اس پر کچھ تنگی کرو کہ وہ اپنے بعض حقوق سے دستبردار ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ کسی باطل کی مرتکب ہو یا اس میں ملوث ہو، تم اسے اپنے سے جدا کر دو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 584

محدث فتویٰ